Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابوزبیر)

صدقۂ فطر کے مسائل

PDFBOOKSFREE.PK

تالیف
مفتی محمد صاحب

پیشکش: ابوزبیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابو زبیر)

صدقۂ فطر کے مسائل

تالیف

مفتی محمد صاحب

پیشکش: ابو زبیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرائطِ وجوب

صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہے؟

صدقۂ فطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جو بنیادی ضروریات (مکان، لباس، سواری، ضروری ہتھیار وغیرہ) سے زائد نصاب کا مالک ہو، اس میں عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں۔

(الجوهرة النيرة: ١/١٧٠)

بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ صدقۂ فطر صرف اس شخص پر فرض ہے جس کے ذمہ زکوٰۃ اداء کرنا فرض ہے، حالانکہ یہ درست نہیں، زکوٰۃ تو صرف سونے، چاندی، مال تجارت اور نقدی میں فرض ہوتی ہے، جبکہ صدقۂ فطر کے نصاب میں زائد از ضرورت اشیاء کو بھی شمار کرنا ضروری ہے، لہٰذا اگر کسی کی ملکیت میں اموال زکوٰۃ بالکل موجود نہیں لیکن زائد از ضرورت اشیاء نصاب (٦١٢٫٣٥ گرام چاندی یا ٨٧٫٤٧٩ گرام سونے کی قیمت) کی مقدار میں ہیں، یا اموال زکوٰۃ مقدار نصاب سے کم مالیت کے ہیں لیکن زائد از ضرورت اشیاء کو ملانے سے ان کی مجموعی مالیت نصاب کو پہنچ جاتی ہے تو ان دونوں صورتوں میں صدقۂ فطر اداء کرنا واجب ہے۔(الجوهرة النيرة : ١/١٧٠)

لوگوں میں ایک بات مشہور ہے کہ صدقۂ فطر کی ادائیگی صرف اس شخص پر واجب ہے جو روزے رکھے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ صدقۂ فطر ہر صاحب نصاب مسلمان پر واجب ہے۔ (نصاب کی تفصیل اوپر لکھ دی گئی) خواہ اس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں اور روزہ نہ رکھنا کسی عذر سے ہو یا بلا عذر، صدقۂ فطر بہر صورت اس پر واجب ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

” وأما العقل والبلوغ فليسا من شرائط الوجوب فی قول أبی حنفية وأبی يوسف حتی تجب صدقة الفطر علی الصبی والمجنون إذا كان لهما مال ويخرجها الولی من مالهما .“ (بدائع : ۲/۵۳۵)

” تجب علی كل حر مسلم ولو صغيرا أومجنونا ذی نصاب فاضل عن حاجته الأصلية وإن لم ينم .“ (التنوير مع شرحه : ۲/۳۶۰)

” وكذلك وجود الصوم فی شهر رمضان ليس بشرط لوجوب الفطرة حتی إن من أفطر لكبر أو مرض أو سفر يلزمه صدقة الفطر لأن الأمر بأدائها مطلق عن هذا الشرط، ولأنها تجب علی من لا يوجد منه الصوم وهو الصغير .“

(بدائع:۲/۵۳۵)

صدقۂ فطر کب واجب ہوتا ہے؟

صدقۂ فطر عید الفطر کی صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے، لہٰذا صبح صادق سے پہلے جو بچہ پیدا ہوا یا کافر مسلمان ہو گیا یا فقیر مالدار ہو گیا تو ان پر صدقۂ فطر واجب ہے۔
اسی طرح صبح صادق کے بعد جو شخص فوت ہوا یا مالدار فقیر بن گیا اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ اس کے برعکس جو شخص صبح صادق سے پہلے فوت ہو گیا یا مالدار فقیر بن گیا تو ان پر صدقۂ فطر واجب نہیں، اسی طرح صبح صادق کے بعد جو بچہ پیدا ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو ان پر بھی واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیریہ : ۱/۱۹۲)

وأما وقت وجوب صدقة الفطر هو وقت طلوع الفجر الثانی من يوم الفطر......ومن مات قبل طلوع الفجر لم تجب فطرته وإن مات بعده وجبت .“

(بدائع:۲/۵۴۴)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صدقۂ فطر کب اداء کیا جائے؟

مستحب تو یہ ہے کہ صدقۂ فطر نماز عید سے پہلے اداء کر دیا جائے تاکہ غریب اور نادار مسلمان بھی مالداروں کے ساتھ عید کی خوشی میں شریک ہوں، لیکن کسی نے ادائیگی میں تاخیر کر دی تو صدقۂ فطر اس سے ساقط نہ ہوگا، عمر بھر اس کے ذمہ واجب رہیگا، جب بھی اداء کرے اداء ہی ہوگا نہ کہ قضاء۔ اگر اداء کئے بغیر موت کا وقت آ گیا تو وصیت کرنا واجب ہے، جو میراث کی تہائی میں نافذ ہوگی۔ وصیت نہ کرنے کی صورت میں ورثہ کے ذمہ کچھ نہیں، البتہ اگر بالغ ورثہ اپنی طرف سے اداء کریں تو درست ہے۔

صدقۂ فطر واجب ہونے کے بعد ادائیگی میں سستی کی، حتیٰ کہ مال ضائع ہو گیا تو بھی صدقۂ فطر ذمہ میں واجب رہے گا، بخلاف زکوٰۃ و عشر کے کہ وہ مال تلف ہونے کی صورت میں ساقط ہو جاتے ہیں۔

" ویستحب إخراجها قبل الخروج إلى المصلى بعد طلوع الفجر ."

" فلا تسقط الفطرة و كذا الحج بهلاك المال بعد الوجوب ."

" إذا مات من عليه زكاة أو فطرة أو كفارة أو نذر لم تؤخذ من تركته عندنا إلا أن يتبرع ورثته بذلك وهم من أهل التبرع ولم يجبروا عليه وإن أوصى تنفذ من الثلث ." (شامية: ٢/٣٥٩)

صدقۃ الفطر عید کے دن سے کتنا پہلے دیا جا سکتا ہے؟

راجح یہی ہے کہ جب بھی چاہیں صدقۃ الفطر دے سکتے ہیں، لہٰذا رمضان کے مہینے سے پہلے پہلے اداء کرنا بھی صحیح ہے، بلکہ اگر کئی سالوں کا صدقۃ الفطر ایک ساتھ دے تو بھی جائز ہے۔

فی الشامية : " قلت : و حيث كان فى المسألة قولان مصححان يخير المفتى بالعمل بأيهما شاء إلا إذا كان لأحدهما مرجح ككونه ظاهر الرواية أو مشى عليه

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

أصحاب المتون والشروح ...... وقد جمعت هذه المرجحات للقول بالإطلاق فلا يعدل عنه فافهم ." (٣٦٧/٢)

صدقۃ الفطر متفرق طور پر دینا:

صدقۃ الفطر میں دونوں طریقے جائز ہیں، خواہ ایک آدمی کا صدقۃ الفطر متعدد مستحقین پر تقسیم کیا جائے یا ایک ہی مسکین کو دیا جائے، البتہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے، اسی طرح متعدد اشخاص کا ایک مسکین کو دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

فی الدر : " وجاز دفع کل شخص فطرة إلی مسکین أو مسکینین علی ما علیه الأکثروبه جزم فی الولوالجیة والخانیة والبدائع والمحیط، فکان هو المذهب کتفریق الزکاة. والأمر فی حدیث أغنوهم. للندب،فیفید الأولویة، کما جاز دفع صدقة جماعة إلی مسکین واحد بلا خلاف ." (الدرالمختار : ٣٦٧/٢)

صدقۂ فطر کس کی طرف سے واجب ہے؟

صدقۂ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اداء کرنا واجب ہے، نابالغ بچوں میں کوئی صاحب نصاب ہے تو فطرانہ اسی کے مال میں سے دیا جائے اور یہی حکم مجنون اولاد کا ہے۔ (هدایه مع فتح القدیر : ٢٢٠/٢)

درج ذیل رشتہ داروں کی طرف سے صدقۂ فطر اداء کرنا واجب نہیں:

بیوی، بالغ اولاد، والدین، بہن، بھائی ودیگر اعزہ گو کہ اس کے عیال میں ہوں (اس کے زیر کفالت ہوں) ہاں اگر والد مسکین اور مجنون ہوں تو بیٹے پر ان کا صدقۂ فطر اداء کرنا واجب ہے، اپنی بالغ اولاد اور بیوی کا صدقہ ان سے اجازت لئے بغیر بھی اداء کر دیا تو اداء ہو جائے گا، بشرطیکہ بالغ اولاد اس کے عیال میں ہو، ورنہ صدقۂ فطر اداء نہ ہوگا اور باقی رشتہ داروں میں کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف سے بھی بلا اجازت اداء کرنے سے اداء نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیریه : ۱۹۲/۱)

ماں کے ذمہ بچوں کا فطرانہ نہیں، خواہ وہ مالدار ہی ہو۔ (ردالمحتار : ۳٦۱/۲)

نابالغ اور مجنون اگر صاحبِ نصاب تھے اور ان کے سرپرست نے ان کے مال سے صدقۂ فطر اداء نہ کیا تو بالغ ہونے پر اور جنون زائل ہونے پر دونوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کا صدقۂ فطر اداء کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر یہ دونوں صاحبِ نصاب نہ تھے اور ان کے سرپرست نے بھی ان کی طرف سے اداء نہ کیا تو ان کے ذمہ کچھ نہیں۔

(بدائع الصنائع:۹۲/۲)

” وأما العقل والبلوغ فليسا من شرائط الوجوب في قول أبي حنيفة وأبي يوسف حتّى تجب على الصبي والمجنون إذا كان لهما مال ويخرجها الولي من مالهما .“

(شامية:۳٥۹/۲)

” لا عن زوجة وولده الكبير العاقل ولو أدى عنهما بلا إذن أجزأ استحسانا للإذن عادة، أي لو في عياله وإلا فلا .“ (تنوير:۳٦۳/۲)

” وأشار إلى أنها لا تجب أيضا على الإبن عن أبيه ولو في عياله إلا إذا كان فقيراً مجنونا كما في البحر والنهر ...... لكن حكى في جامع الصغار الإجماع على الوجوب (إذا كان الأب فقيراً مجنونا) معللا بوجود الولاية والمؤنة جميعا .“

(شامية : ۳٦۳/۲)

” في البدائع أن الصبي الغني إذا لم يخرج وليه عنه ففي أصل أبي حنيفة وأبي يوسف أنه يلزمه الأداء لأنه يقدر عليه بعد البلوغ ...... فلو كانا فقيرين لا يلزمهما الأداء بعد البلوغ والإفاقة لعدم الوجوب عليها .“ (شامية : ۳٦/۲)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دادا پر پوتوں کا صدقۃ الفطر دینا لازم نہیں:

دادا پر پوتے کا صدقۃ الفطر دینا لازم نہیں، خواہ اس کا والد فوت ہو گیا ہو یا زندہ ہو لیکن فقیر ہو، ہاں اگر دے دے تو بہتر ہے۔

فی الشامية : " قلت : لكن فی الخانية : ليس على الجد أن يؤدی الصدقة عن أولا د ابنه المعسر إذا كان الأب حيا باتفاق الروايات،وكذا لو كان الأب ميتا فی ظاهرا الرواية ." (٢/٣٦٢)

وأما الأفضلية فلو جو د قول صاحب الدر:" والجد كالأب عند فقد ه أو فقره كما اختاره فی الاختيار ." (٢/٣٦٢)

صدقۂ فطر کی مقدار و مصارف

صدقۂ فطر کی مقدار:

اگر صدقۂ فطر میں گندم، جو، کھجور اور کشمش چار اجناس میں سے کوئی جنس اداء کرنا چاہیں تو وزن کا لحاظ ضروری ہے، یعنی گندم سے اداء کریں تو نصف صاع اور جو، کھجور، کشمش سے اداء کریں تو ایک صاع ہے، گندم اور جو کے آٹے اور ستو کا بھی وہی حکم ہے جو گندم اور جو کا ہے، بقیہ اجناس (مکئی، باجرہ، چاول وغیرہ) سے اگر فطرانہ اداء کرنا چاہیں تو وزن کا اعتبار نہیں بلکہ قیمت کا لحاظ ضروری ہے، یعنی ان کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا کھجور یا کشمش کی قیمت کے برابر ہو، وزن خواہ اس سے زیادہ ہو یا کم۔ لہٰذا کسی نے کم قیمت کھجوروں کے ایک صاع کی جگہ اس کی قیمت کے مساوی نصف صاع عمدہ کھجور اداء کی تو جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے مکئی، باجرہ یا چاول کا ایک صاع اداء کیا مگر اس کی قیمت نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور وغیرہ کی قیمت سے کم تھی تو جائز نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

” نصف صاع من بر أو صاع من تمر أو شعير و مالم ينص عليه كذرة و خبز يعتبر فيه القيمة .“ (٣٦٥/٢)

” قال فی البدائع: و لا يجوز أداء المنصوص عليه بعضه عن بعض باعتبار القيمة سواء كان الذی أدی عنه من جنسه أو من خلاف جنسه بعد أن كان من المنصوص عليه .“ (شامية : ٣٦٤/٢)

نصف صاع کی مقدار:

بعض علماء کے قول کے مطابق نصف صاع پونے دوکلو کا اور صاع ساڑھے تین کلو کا ہوتا ہے، جبکہ بعض علماء کی تحقیق کے مطابق نصف صاع سوا دوکلو اور صاع ساڑھے چار کلو کا ہوتا ہے۔ مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق بھی یہی ہے اور اس میں احتیاط بھی ہے، کیونکہ اس تحقیق پر عمل کرنے میں صدقۂ فطر کی ادائیگی یقینی ہے، اور عبادات میں احتیاط پر ہی عمل کرنا چاہیئے۔

جنس یا قیمت:

فطرانہ میں چاہیں یہی اشیاء ادا کریں، چاہیں بصورت نقدان کی قیمت ادا کریں، ہر طرح جائز ہے، بلکہ نقد کی صورت میں ادا کرنا اس لحاظ سے بہتر ہے کہ اس سے فقیر اپنی ہر ضرورت پوری کرسکتا ہے۔

فی الدر : ” و دفع القيمة أفضل من دفع العين علی المذهب المفتی به .“

و فی الحاشية : ” العلة فی أفضلية القيمة كونها أعون علی دفع حاجة الفقير لاحتمال أنه يحتاج إلی غير الحنطة .“ (شامية : ٣٦٦/٢)

بازار میں راشن کے آٹے کا بھاؤ کم اور گیہوں کا بھاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے میں صدقۃ الفطر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے گیہوں کی قیمت اداء کریں، آٹے کی قیمت گیہوں سے کم ہوتو آٹا یا اس کی قیمت دینے سے صدقۃ الفطر اداء نہ ہوگا۔ (أحسن الفتاویٰ : ۳۸٤/٤)

صدقۂ فطر کا مصرف کون؟

صدقۃ الفطر کا مصرف ہر وہ شخص ہے جو مصرف زکوٰۃ ہے۔ (ردالمحتار : ۳٦۹/۲)

یعنی جس کی ملک میں سونا، چاندی، مالِ تجارت، نقدی اور زائد از ضرورت اشیاء میں سے کوئی چیز نہ ہو یا ہو لیکن بقدر نصاب (۵۲ء۵ تولہ چاندی کی قیمت) سے کم ہو۔

" وصدقة الفطر كا لزكاة فى المصارف ." (شامية : ۳٦۹/۲)

امام کو زکوٰۃ وصدقۂ فطر دینا:

امام کو زکوٰۃ وصدقۂ فطر دینا دو شرطوں سے جائز ہے:

۱۔ امام مستحق زکوٰۃ ہو۔

۲۔ لوگ یہ رقم اسے امامت یا قرآن سنانے کی اُجرت کے طور پر نہیں بلکہ اداء زکوٰۃ وصدقۂ فطر کے طور پر دیتے ہوں۔

اگر امام مستحق زکوٰۃ نہیں، یا یہ رقم اسے اُجرت کے طور پر دی جاتی ہے تو امام کو دینا اور اس کے لئے لینا جائز نہیں، لوگوں کی زکوٰۃ وصدقۂ فطر بھی اداء نہیں ہوگا۔

فی الشامية : " لو دفع إلى من قضى عليه بنفقته من أنه لا يجز يه عن الزكاة إن احتسبه من النفقة وإن احتسبه من الزكاة يجزيه ." (۳٥٦/۲)

صدقۂ فطر اور جہادی تنظیمیں:

صدقۂ فطر کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا مصرف ہے، یعنی مساکین، لہٰذا جو مدارس اور جہادی تنظیمیں مستند علماء کی زیر نگرانی کام کر رہی ہیں اور زکوٰۃ وصدقۂ فطر کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اہتمام کرتی ہیں، انہیں زکوۃ وصدقۂ فطر دیا جاسکتا ہے، بلکہ مدارس کے طلبہ اور مجاہدین کو دینے میں دین کی حفاظت واشاعت کا اجر بھی ملے گا۔

"التصدق على الفقير العالم أفضل من التصدق على الجاهل، كذا في الزاهدي."

(هندية : ١/ ١٢٨٧)

صدقۃ الفطر ایک مرتبہ واجب ہونے کے بعد ساقط نہیں ہوتا:

عید کے دن صبح صادق نکلتے وقت صاحبِ نصاب ہو تو اگر چہ بعد میں یہ فقیر ہو جائے یا وہ مال ونصاب ہلاک ہو جائے جس کی بنیاد پر اس پر صدقۃ الفطر لازم تھا تو صدقۂ فطر ساقط نہیں ہو گا، بلکہ اس کے ذمہ باقی ہے، جب بھی قدرت حاصل ہو دینا لازم ہے۔

في الدر : "فلا تسقط الفطرة و كذا الحج بهلاك المال بعد الوجوب."

(٢/ ٣٦١)

سونے چاندی کے سوا دوسرے زیور سے صدقۃ الفطر کا حکم:

جب عورت کی ملکیت میں سونے چاندی کا زیور یا جہیز کا وہ سامان جو گھر کی بنیادی ضرورت نہیں، محض زیب وزینت کے لئے ہوتا ہے بقدرِ نصاب ہو تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔

البتہ سونے، چاندی کے سوا وہ زیور جو زینت کے لئے استعمال ہوتے ہوں مثلاً ہیرے، جواہرات وغیرہ تو اس میں دو قول ہیں، احتیاط اسی میں ہے کہ اگر ان کی وجہ سے نصاب مکمل ہو صدقۃ الفطر ادا کیا جائے۔

"سئل الحسن بن علي عمن لها جواهرو لآلي تلبسها في الأعياد وتتزين بها للزوج وليست للتجارة هل عليها صدقة الفطر؟ قال نعم إذا بلغت نصابا و سئل عنها عمر الحافظ فقال لا يجب عليها شئ."

(شامیه : ٢/ ٣٤٨)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صدقۃ الفطر کس کو دینا افضل ہے؟

جہاں صدقۃ الفطر دینے والا موجود ہو اس جگہ کے فقراء کو دینا افضل ہے، اگرچہ جس کی طرف سے دے رہا ہو مثلاً نابالغ اولاد وغیرہ وہ دوسری جگہ ہوں۔

فی الشامیة : " قلت : لكن فی التتارخانية : يؤدی عنهم حيث هو، وعليه الفتویٰ وهو قول محمد، ومثله قول أبی حنيفة، وهو الصحيح ." (٢/٣٥٦)

☆☆☆☆

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]